

## 50664 - کیا ڈیوٹی چھوڑ کر نماز تراویح ادا کر سکتا ہوں؟

### سوال

میں پولیس سٹیشن پر کام کرتا ہوں، اور بعض اوقات ہفتہ میں دو بار بطور قائم مقام ڈیوٹی کرنا پڑتی ہے، اس دوران میں کام اور افسروں کے حکم کی بنا پر پولیس سٹیشن سے نکلنا ممکن نہیں، تو کیا میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے قریبی مسجد میں نماز تراویح کی ادائیگی کے لیے جا سکتا ہوں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ رمضان المبارک میں اجر و ثواب اور مغفرت کے اسباب کی زیادہ حرص رکھنا بہت اچھا اور جائز کام ہے، لیکن یہ ایک شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس کی بنا پر اس سے بہتر اور افضل کام میں کوئی خلل نہ واقع ہوتا ہو۔

اگر کوئی انسان کسی دوکان یا کمپنی میں ملازم ہو تو اس کے لیے نفلی عبادت اور قیام کے لیے ڈیوٹی چھوڑنا جائز نہیں، تو پھر جب کام اور ڈیوٹی کا تعلق امن عامہ سے ہو جو کہ بہت اہم اور لوگوں کی جانوں اور امن و امان کے ساتھ تعلق رکھتا ہو تو پھر کیسے ہو سکتا ہے؟

لہذا آپ واجب میں کوتاہی کرتے ہوئے نفلی کام کی حرص نہ رکھیں، یہ ممکن ہے کہ آپ فراغت میں اپنی ڈیوٹی والی جگہ پر تھوڑی تھوڑی کر کے تراویح ادا کر لیں، یا پھر رات کے آخری حصہ میں اپنے گھر جا کر ادا کر لیں اگر آپ اس کی ادائیگی میں سچائی اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل اجر و ثواب عطا کرے گا، چاہے آپ ڈیوٹی یا گھر میں تراویح نہ بھی ادا کر سکیں۔

محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

میں ایک تجارتی مارکیٹ میں ملازم ہوں، اور مسجد میں تراویح نہیں ادا کر سکتا کیونکہ ڈیوٹی ٹائم مغرب کے بعد سحری تک ہوتا ہے، تو کیا میں گنہگار ہوں؟

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

اور اس طرح جو میرا ثواب ضائع ہو گیا ہے اس کا مداوا کس طرح کیا جاسکتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:

تراویح ترک کرنے پر آپ گنہگار نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں، اگر انسان تراویح ادا کرتا ہے تو اسے اجر و ثواب حاصل ہو گا، اور اگر ادا نہیں کرتا تو اسے گناہ نہیں ہے۔

اور جب آپ کی نیت سے اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو گا کہ اگر آپ اس کام جو کہ مزدوری کے معاہدہ میں شامل ہے میں مشغول نہ ہوتے تو آپ تراویح ادا کرتے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت وسیع ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپ کو نیت کے مطابق ثواب سے نوازے گا۔

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیہ ( 2 / 255 )۔

اور شیخ عبد العزیز آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا گیا:

بعض لوگ عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو وہ اپنی فیملی یا ڈیوٹی یا جس مسجد میں امامت کراتے یا اذان دیتے ہیں کو چھوڑ جاتے ہیں، تو اس بارہ میں آپ انہیں کیا کہیں گے؟

شیخ کا جواب تھا:

کسی واجب کام میں خلل اندازی کر کے ہمیں کوئی نفلی کام سرانجام دینا زیب نہیں دیتا، نوافل کے ساتھ تو قرب اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اپنے واجبات کی ادائیگی کریں، لہذا جس نے اپنا گھر یا اپنی ڈیوٹی ضائع کی یا کسی امام نے اپنی امامت ضائع کی تو وہ ماجور شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ وہ گنہگار ہے۔

واللہ اعلم .